احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 22 دسمبر 2001ء

روزنامہ
C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 22 دسمبر 2001ء 6 شوال 1422 ہجری- 22 فتح 1380 ھش جلد 51-86 نمبر 290

اے اللہ تو سلام ہے

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز کے بعد تین دفعہ استغفار پڑھتے اور پھر یہ دعا کرتے-

اے اللہ تیرا نام سلام ہے- اور سلامتی تجھ ہی سے ملتی ہے- اے جلال اور عزت والے تو بہت مبارک ہے-

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر حدیث نمبر 931)

عید کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت سلام کا پرمعارف تذکرہ

اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے محفوظ اور سلامتی دینے والا ہے

اپنی عید کی خوشیوں میں غریب بہن بھائیوں کو شامل کریں اور ان کے گھروں میں جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ 17 دسمبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ عیدالفطر کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 دسمبر 2001ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ عیدالفطر ارشاد فرمایا- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا- نیز کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور انور نے خطبہ عیدالفطر کے آغاز میں سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 17 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا آج کا خطبہ خدا تعالیٰ کی صفت سلام سے متعلق ہے اور آج 'السلام' سب پر ہو' تمام معتکفین پر' سب دنیا کے رہنے والوں پر' سب احمدیوں کو ہمارا السلام علیکم پہنچے- حضور انور نے سلام سے متعلق لغت میں بیان ہونے والے معانی پیش فرمائے- سورۃ یونس آیت 26 کی تلاوت کے بعد حضور انور نے یہ حدیث پیش فرمائی' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے- اور ان باتوں کی طرف ہجرت کرے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں یقیناً سمجھو کہ دین حق عالم روحانی کے لئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے اور اسی طرح سنت اللہ واقع ہے اور خدا تعالیٰ جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشے' ان کو دین میں عالی ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے- پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفوں کی طرح بلکہ عقلمندوں اور حکیموں کی طرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہئے کہ تمہارے دل میں اس کا خیال ہی نہ آوے بلکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور خدا تعالیٰ پاکوں کو دوست رکھتا ہے- آپ مزید فرماتے ہیں' جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے- اپنے تئیں شریر کے حملے سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو- ہر ایک نیکی اور بدی نیت ہی سے پیدا ہوتی ہے' پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ-

حضور انور نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر 24 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد یہ حدیث بیان فرمائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضور ﷺ کے پیچھے یوں دعا مانگتے کہ السلام علی اللہ' السلام علی جبریل' السلام علی فلان- ایک روز آنحضرتؐ نے ہم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے اس پر تم کیا سلامتی بھیجتے ہو- پس تم میں سے جب کوئی نماز میں قعدہ میں بیٹھے تو یہ دعا پڑھے کہ تمام زبانی' بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں' اے نبیؐ تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکات ہوں' سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر' اگر تم یہ دعا پڑھو گے تو گویا تم نے زمین و آسمان میں موجود ہر صالح شخص کے لئے سلامتی کی دعا کر دی- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں- السلام یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے اس کے معنی بھی ظاہر ہیں کیونکہ اگر آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا' لوگوں کے ہاتھوں سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو اس بدنمونہ کو دیکھ کر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ضرور ہمیں مصیبتوں سے چھڑا لے گا- خدا امن کا بخشنے والا ہے اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا- کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں- حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات بیان فرمائے جو آپ کو عید کے دن ہوئے تھے اور بطور تحفہ عید کے ہوئے تھے-

حضور انور نے عید کے حوالے سے فرمایا' میں یاددہانی کے طور پر یہ بتا دیتا ہوں کہ اپنی عید کی خوشیوں میں اپنے غریب بہن بھائیوں کو بھی شامل کریں ان کے گھروں میں جائیں' جتنی توفیق ہو ان کو بھی اپنی عیدی میں شامل کریں- حضور انور نے فرمایا اب میں آخر پر ساری دنیا کی جماعتوں کو عید مبارک کا پیغام دینا چاہتا ہوں- میں ایم ٹی اے کے ذریعے اپنی طرف سے' ساری جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک پیش کرتا ہوں- حضور انور نے آخر پر اسیران راہ مولیٰ اور راہ مولیٰ میں قربانی پیش کرنے والوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنے کی تحریک فرمائی-

خدمت خلق کی ایک عظیم بابرکت تحریک

مشہور حدیث ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بعض لوگوں سے یوں مخاطب ہوگا کہ میں بھوکا' پیاسا اور ننگا تمہارے پاس آیا تھا لیکن تم لوگوں نے مجھے خوراک پانی اور لباس سے محروم رکھا تو وہ عرض کریں گے اے خدا تو تو ساری طاقتوں کا سرچشمہ ہے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا- میرا فلاں بندہ تمہارے پاس بھوکا آیا تھا تم نے اسے کھانا دینے سے انکار کر دیا- میرا فلاں بندہ تمہارے پاس پیاسا آیا تھا تم نے اسے پانی سے محروم رکھا اور میرا فلاں بندہ ننگا آیا تھا تم نے اسے لباس دینا گوارا نہ کیا- یہ حدیث اس امر کی غماز ہے کہ یتامیٰ مساکین بیوگان' ناداروں' بیکسوں اور محتاجوں کی ضروریات کو پورا کرنا خدا تعالیٰ کے پیار اور رضا کو حاصل کرنا ہے-

یتامیٰ - بیوگان اور مساکین کی ضروریات کو پورا کرنے کے بارہ میں آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دور خلافت کے آغاز میں ہی خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے ساتھ نادار محتاج اور غریب خاندان جو کلی یا جزوی طور پر گھر کی تعمیر کی استطاعت نہیں رکھتے ان کو گھریار رہائشی سہولت مہیا کرنے کی بابرکت تحریک ''بیوت الحمد سکیم'' کا اجراء فرمایا-

جماعت احمدیہ کی تاریخ مثالی قربانیوں کے لحاظ

باقی صفحہ 7 پر

ماہر امراض ذہن کی آمد

مورخہ 01-12-30 بروز اتوار مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض ذہن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت منداحباب شعبہ پرچی روم سے رابطہ کریں-

نیوروفزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیوروفزیشن مورخہ 01-12-23 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت منداحباب سے گزارش ہے کہ وہ کسی میڈیکل ڈاکٹر سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کرلیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 188)

مصلح اعظم کی منفرد شان

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک مقدس اور دلآویز تحریر:-

''آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسے وقت میں دنیا سے اپنے مولیٰ کی طرف بلائے گئے جبکہ وہ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے............ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی صادق نے بھی اس اعلیٰ شان کے کمال کا نمونہ نہیں دکھلایا کہ ایک طرف کتاب اللہ بھی آرام اور امن کے ساتھ پوری ہو جائے اور دوسری طرف تکمیل نفوس بھی ہو اور بایں ہمہ کفر کو ہر پہلو سے شکست اور (دین) کو ہر یک پہلو سے فتح ہو''

''جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہوتا تھا وہ سب نازل ہو چکا اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق در جوق لوگ دین............ میں داخل ہو گئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہو گئیں کہ خدا تعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کر دیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہو گئی- تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ **نبوت کے تمام اغراض پورے ہو گئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہو گیا**- تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزارہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچا دوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں- تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے **تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ** اور پھر فرمایا کہ یہ تمام تبلیغ اس لئے مکرر کی گئی کہ شاید آئندہ سال میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا- اور پھر دوسری مرتبہ تم مجھے اس جگہ نہیں پاؤ گے- تب مدینہ میں جا کر دوسرے سال میں فوت ہو گئے اللھم صل علیہ و بارك وسلم''

(''نورالقرآن'' صفحہ 13 تا 38- اشاعت- جون- جولائی- اگست 1895ء)

ام الالسنہ عربی کے ثبوت میں

علم آثار قدیمہ کا اہم پہلو

1895ء کو تاریخ سلسلہ احمدیہ میں اس اعتبار میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا کہ اس میں بانی جماعت نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''منن الرحمٰن'' میں تحقیق الالسنہ کی رو سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت کر دیا کہ ''دنیا میں صرف قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوا ہے جو ام الالسنہ اور الہامی اور تمام بولیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے'' نیز یہ کہ زبان عربی کے سامنے سنسکرت زبانوں میں کچھ بھی خوبی نہیں پائی جاتی بلکہ الفاظ کے مقابل پر ان زبانوں کے الفاظ لنگڑوں، لولہوں، اندھوں، بہروں، مجذوموں کے مشابہ ہیں جو فطری نظام کو بکلی کھو بیٹھے ہیں-

اس انکشاف کے ثبوت میں حضور نے علم آثار قدیمہ کا درج ذیل فیصلہ کن پہلو بھی محققین السنہ کے سامنے پیش فرمایا

''توریت کی نص صریح سے یہ بات ثابت ہے کہ ابتداء میں بولی ایک ہی تھی- پھر خدا تعالیٰ نے بمقام **بابل** ان میں اختلاف ڈال دیا دیکھو توریت پیدائش باب 11 اور یہ بات ہر یک فریق کے نزدیک مسلم ہے کہ **بابل** اسی سرزمین پر شہر آباد تھا کہ جہاں اب **کربلا** ہے پس اس سے تو توریت کے بیان کا ماحصل یہی نکلا کہ تمام زبانوں کی ماں عربی ہے- باتفاق انگریز محققوں اور اسلامی محققوں کے یہ بات ثابت ہے کہ بابل جس کی آبادی کا طول دو سو میل تک تھا اور وہ اپنی آبادی میں شہر لنڈن جیسے پانچ شہروں کے برابر تھا اور نہایت عجیب اور پرتکلف باغ بھی اس میں تھے اور دریائے **فرات** اس کے اندر بہتا تھا وہ **عراق** عرب کے اندر تھا اور جب وہ ویران ہوا تو اس کی اینٹوں سے **بصرہ** اور **کوفہ** اور **حلہ** اور **بغداد** اور **مداین** آباد ہوئے اور یہ تمام شہر اس کے حدود کے قریب قریب ہیں پس اس تحقیق سے ثابت ہے کہ بابل عرب کی سرزمین میں تھا چنانچہ **عرب** کے نقشہ میں جو حال میں **بیروت** میں چھپا ہے بابل کو عراق عرب میں ہی دکھلایا ہے''-

''یہ مسئلہ توریت کی نصوص صریحہ میں سے ہے جو قدیم سے اہل کتاب میں مسلم چلا آتا ہے- ہاں یہ ماننا پڑتا ہے کہ جبکہ بموجب آیت اول گیارھویں باب پیدائش کے کل دنیا کی بولی ایک ہی تھی تو پھر یہ بیہودہ خیال ہوگا کہ ہم ایسا سمجھیں کہ کل بنی آدم اپنی اپنی ولایتوں سے کوچ کر کے بابل میں ہی آٹھہرے تھے اور اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں انہوں نے اپنی ولائتوں کو چھوڑ دیا تھا بلکہ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ **نوح** کے طوفان کے بعد خدا تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ بہت جلد دنیا اپنی توالد و تناسل میں ترقی کرے اس لئے اس قادر مطلق نے ایک مدت تک ان کو صحت اور امن کی حالت میں چھوڑ دیا تھا تب وہ بہت بڑھے اور پھولے اور ایک خارق عادت طور پر ان میں ترقی ہوئی تب بعض قوموں نے اپنے ملک میں گنجائش کم دیکھ کر سنعار کی زمین کی طرف جو بابل کی زمین تھی حرکت کی- اور اس جگہ آ کر اس شہر کو آباد کیا اور اس قدر کثرت ہو گئی جس کی نظیر کسی زمانہ میں ثابت نہیں ہوئی پھر وہ دوسرے شہروں کی طرف متفرق ہو گئے اور تمام دنیا میں بولیوں کا تفرقہ پڑنے کا موجب ہوئے-''

(صفحہ 10 تا 12)

غزل

جب سے تیری نگاہ نہیں ہوتی
دل سے اپنی نباہ نہیں ہوتی

کاش ناصح کو کوئی سمجھائے
رسم اُلفت گناہ نہیں ہوتی

میکدہ میکدہ ہی رہتا ہے
یہ زمیں خانقاہ نہیں ہوتی

اُن کو مشقِ ستم سے کیا روکیں
ہم غریبوں سے آہ نہیں ہوتی

دل کی تسکیں کا پوچھتے کیا ہو
گاہ ہوتی ہے گاہ نہیں ہوتی

کچھ ستم اس جہاں میں ایسے ہیں
جن کی دنیا گواہ نہیں ہوتی

تیری آہوں کی خیر ہو مصلح
دل کی دنیا تباہ نہیں ہوتی

مصلح الدین راجیکی

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت مصلح موعود اور قائداعظم محمد علی جناح

یادگار ملاقاتیں - پختہ رابطے اور تاریخی خط و کتابت

محترم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

قسط دوم

''ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کی کانفرنس شملہ میں 25 جون سے 16 جولائی 1945ء تک جاری رہی۔ قائداعظم کی انتہائی کوشش تھی کہ کسی طرح کانگرس قرارداد لاہور کے مطابق مسلمانوں کو مسلم صوبوں میں مکمل صوبائی خودمختاری دے دے اور ملک میں ایک عارضی قومی حکومت قائم ہو جائے مگر کانگرس اس بات پر تیار نہیں تھی حضرت فضل عمر کا بھی یہی خیال تھا کہ کانگرس مسلمانوں کے حق خودارادیت کو تسلیم کرے تو ہندوستان میں ایک قومی حکومت قائم ہو سکتی ہے۔

(ملخص از الفضل 12 اکتوبر 1945ء)

الختصر جب مفاہمت کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو وائسرائے ہند لارڈ ویول نے 19 ستمبر 1945ء کو ملک میں نئے انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا۔ اس پر قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانان ہند کے نام پیغام دیا:۔

''ہمارے پیش نظر اہم مسئلہ آئندہ انتخابات کا ہے۔ موجودہ حالات میں انتخابات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ انتخابات ہمارے لئے ایک آزمائش کی صورت رکھتے ہیں...... ہم رائے دہندگان کی اس امر کے بارے میں رائے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ پاکستان چاہتے ہیں یا ہندو راج کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں...... مجھے معلوم ہے کہ ہمارے خلاف بعض طاقتیں کام کر رہی ہیں اور کانگریس ارادہ کئے بیٹھی ہے کہ ہماری صفوں کو ان مسلمانوں کی امداد سے پریشان کر دیا جائے جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ مسلمان ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ یہ مسلمان ہمارے خلاف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے کام میں بطور کارندے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ یہ مسلمان سدھائے ہوئے پرندے ہیں یہ صرف شکل وصورت کے اعتبار سے ہی مسلمان ہیں''۔

(اخبار انقلاب لاہور 18 اکتوبر 1945ء صفحہ 8)

اخبار ڈان 18 اکتوبر 1945ء کا عکس قائداعظم محمد علی جناح کی طرف سے جماعت احمدیہ قادیان کی مرکزی مراسلت پریس میں

AHMADIYA COMMUNITY TO SUPPORT MUSLIM LEAGUE

Qadian Leader's Guidance

QUETTA, Oct. 7- Mr. M.A. Jinnah has released the following correspondence to the press:

Letter from the Nazir-ul-Moarifa of the Ahmadiya movement Qadian addressed to Mr.Jinnah: Dear Sir I beg to enclose herewith a copy of the letter from Mohd Sarwar Dani of village Malguzar purda district Raipur, addressed to Hazrat Amirul Maomineen Khalifatul Masih second head of the Ahmadiya community and the reply thereto for your kind perusal. Yours faithfully,

The text of the letter from Mohd Sarwar Dani referred to above: "We have the honour to make a request and a querry. We are a few Ahmadiyas here in this town and in the present electioneering campaign. We have been approached both by the league and the Congress for contributions and assistance to the respective parties and candidates. Kindly guide us whom we should support.

Reply from the head of the Ahmadiya Community "you ought to support Muslim League in the present elections and offer them whatever means of co-operation and assistance you can possibly afford. Muslims do require a united front in the present crisis. Their difference, if allowed to exist will affect them adversely for hundreds of Years to come"--API.

1946ء کے الیکشن

ایک احمدی نے الیکشن 1946ء کے بارہ میں حضرت فضل عمر سے رہنمائی چاہی اس پر حضرت فضل عمر نے تحریر فرمایا کہ مسلم لیگ کی ہر ممکن طریق سے بھرپور مدد کریں۔ مسلمانوں کو موجودہ سیاسی بحران میں ایک متحدہ محاذ کی شدید ضرورت ہے۔ ناظر امور عامہ نے اس جوابی خط کو جو حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے تھا مسلم لیگ کے صدر قائداعظم محمد علی جناح کو بھجوایا۔ قائداعظم نے اس خط کی اہمیت کے پیش نظر اپنی طرف سے پریس میں اشاعت کیلئے دے دیا۔ چنانچہ ڈان نے اپنی 18 اکتوبر 1945ء کی اشاعت میں جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

'' جماعت احمدیہ مسلم لیگ کی حمایت کرے گی۔ امام جماعت احمدیہ کی ہدایت''۔

کوئٹہ 17 اکتوبر قائداعظم محمد علی جناح نے درج ذیل خط وکتابت پریس کو بھجوائی ہے۔ ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان کا خط جناح (قائداعظم) کے نام۔

جناب عالی: محمد سرور دانی ساکن مالگوار پردہ ضلع رائے پور کا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک خط اور حضور کی طرف سے اس کا جواب آں محترم کے ملاحظہ کے لئے ملفوف ہے۔ آپ کا مخلص۔

محمد سرور دانی کے متذکرہ بالا خط کا متن۔

ہمیں ایک معاملہ میں حضور کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اس قصبہ میں ہم چند ایک احمدی رہتے ہیں۔ موجودہ انتخابی مہم میں مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے ہم سے رابطہ قائم کیا ہے۔ کہ ہم چندوں کے ذریعہ اور دیگر ذرائع سے ان کی پارٹی اور ان کے امیدواروں کی امداد و حمایت کریں۔

ازراہ نوازش ہماری رہنمائی فرمائیں کہ ہمیں کس پارٹی کی حمایت کرنی چاہئے۔

امام جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب:۔

آپ کو موجودہ انتخاب میں مسلم لیگ کی حمایت کرنی چاہئے جس طرح بھی ممکن ہو مسلم لیگ سے تعاون کریں اور مسلم لیگ کی ہر ممکن مدد کریں مسلمانوں کو موجودہ بحران میں ایک متحدہ محاذ کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ان کے اختلافات موجود رہے تو صدیوں تک ان کے برے اثرات کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا''۔

اس کے علاوہ امام جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک تفصیلی بیان جاری فرمایا جس میں سے ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ حضرت فضل عمر نے فرمایا:۔

''جو صورت حالات میں نے اوپر بیان کی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے اگر ہم اور دوسری مسلمان جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی۔ اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے پر لینے کو تیار ہو۔

(الفضل 22 اکتوبر 1945ء)

قائداعظم سے احمدی وفود کی ملاقاتیں

تحریک پاکستان کے اس نازک موڑ الیکشن 1946ء کے دوران حضرت فضل عمر نے قائداعظم اور مسلم لیگ سے مسلسل رابطہ رکھا۔ ضلع فیروزپور کے ممتاز سیاست دان پیر اکبر علی صاحب بھی قائداعظم سے رابطہ کا کام کرتے رہے اس کے علاوہ اور وفود بھی قائداعظم کی خدمت میں بھجوائے۔ ایک وفد کے سربراہ حضرت مولانا ابوالعطا صاحب تھے اور دوسرے وفد کے امیر

محترم چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب (برادر اصغر حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب) تھے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے اس سلسلہ میں قائداعظم سے کوئٹہ میں ملاقات کی۔ آپ کے ساتھ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے علاوہ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ۔ حافظ قدرت اللہ صاحب مرزا صادق صاحب اور عطاء الرحمن صاحب تھے آپ اس ملاقات کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

''قائداعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری خورشید احمد صاحب سے عرض کیا کہ ہم جناب قائداعظم سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ملاقات کا خاص مقصد پوچھا۔ اور فرمایا کہ ان کی طبیعت کمزور ہے آپ کمرہ ملاقات میں تشریف رکھیں۔ میں قائداعظم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں قائداعظم کی رہائش کمرہ ملاقات کے بالاخانہ میں تھی۔ چند منٹ ہی نہ گزرے تھے کہ ایک نحیف طویل القامت اور معمر بزرگ سیڑھیوں سے اترے السلام علیکم کہنے اور مصافحہ کرنے کے بعد ہم سب کے ساتھ تشریف فرما ہوگئے۔ اس وقت کی ان کے چہرہ کی زردی اب تک آنکھوں میں ہے۔ تعارف اور خیروعافیت پوچھنے کے بعد تقریباً پندرہ منٹ تک آل انڈیا مسلم لیگ کی تگ و دو اور آئندہ کے ملک بھر کے الیکشن میں کانگرس سے مقابلہ پر جناب قائداعظم ارشادات فرماتے رہے۔ انتخابات کے ذکر پر قائداعظم مرحوم نے فرمایا کہ مجھے صرف پنجاب کا فکر ہے۔ آپ نے اس وقت کے گورنر پنجاب اور دو اور شخصیتوں کے نام لے کر کہا کہ ہمارے راستے میں یہ بڑے روڑے ہیں۔

خاکسار نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ گو ایک خالص مذہبی جماعت ہے مگر اس معرکہ میں پوری طرح مسلم لیگ کے ساتھ ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو حکم دیا ہے کہ سب لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں اور اسے کامیاب کرائیں۔

اس مرحلہ پر قائداعظم مرحوم کا چہرہ تمتما اٹھا اور آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پہلو سے تسلی ہے۔ اب پنجاب کے نوجوانوں کا فرض ہے کہ دشمنان مسلم لیگ کو پوری طرح شکست دیں''۔

(الفرقان اکتوبر 1973ء)

اس ملاقات کی تفصیل انہی دنوں کے الفضل 15 اکتوبر 1945ء ص 6 پر بھی شائع ہوئی تھی۔

دوسرے وفد کے سربراہ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء تھے جو پنجاب کونسل کے رکن رہ چکے تھے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

''مسلم لیگ جب انتخابات لڑ رہی تھی تو یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جملہ مسلمان مسلم لیگ کو ہی اپنی نمائندہ سیاسی جماعت سمجھتے ہیں حضور نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ قائداعظم محمد علی جناح صاحب کی خدمت میں جو اس وقت مستونگ کے ڈاک بنگلہ میں بحالی صحت کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ حاضر ہو کر حضور کی طرف سے انہیں پیغام دوں کہ جماعت احمدیہ مسلم لیگ کے امیدواروں کی ہر جگہ پوری مدد کر رہی ہے اور بعض حلقہ جات ایسے ہیں جہاں اگر احمدی امیدوار کھڑے کئے جائیں تو ان کی کامیابی یقینی ہے۔ اگر مسلم لیگ ان کو اپنے ٹکٹ پر کھڑا کرے تو وہ یقیناً مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں شامل ہوں گے اس لئے جناح صاحب اس بارہ میں مسلم لیگ کو ہدایت دیں کہ وہ ایسے حلقوں میں جہاں احمدی امیدواروں کی کامیابی یقینی ہو وہاں ان کو ٹکٹ دے۔

خاکسار کوئٹہ گیا۔ وہاں سے برادرم ڈاکٹر غفور الحق صاحب کے ساتھ مستونگ گیا اور وہاں جناح صاحب سے ملاقات کر کے حضور کا پیغام ان کو پہنچا دیا۔ انہوں نے جو گفتگو کی اس کا لب لباب یہ تھا کہ اس مرحلے پر احمدی اور غیر احمدی کا سوال چھوڑ دیا جائے تو مسلم لیگ کے لئے آسانی رہے گی۔ خاکسار نے یہ پیغام حضور کی خدمت میں قادیان آ کر عرض کر دیا اور حضور نے فرمایا کہ خاکسار جناح صاحب کی خدمت میں بذریعہ ڈاک تحریر کر دے کہ حضور جناح کی منشاء کے مطابق اس سوال کو نہیں اٹھاتے اور یہ کہ حضور یہ پسند نہیں فرماتے کہ ایک دفعہ مورخ کو اندلس کے تعلق میں یہ لکھنا پڑا تھا کہ مسلمانوں کی باہم شکر رنجی اور تشتت کے باعث ان کی حکومت اندلس میں برباد ہوئی اور اب دوسری دفعہ برعظیم ہندوستان (موجودہ پاک و ہند) کے تعلق میں پھر لکھنا پڑے کہ اسی اختلاف و افتراق کے نتیجہ میں ہندوستان میں بھی مسلمانوں نے نقصان اٹھایا۔ چنانچہ خاکسار نے حضور کا یہ ارشاد مستونگ کے پتہ پر جناح صاحب کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری ڈاک بھیج دیا''۔

جماعت احمدیہ کے علاوہ تمام مذہبی جماعتیں جمیعت العلماء ہند، مجلس احرار، خاکسار تحریک، مومن کانفرنس وغیرہ جماعتوں نے مسلم لیگ کی مخالفت کی اور مسلم لیگ کے امیدواروں کے خلاف امیدوار کھڑے کئے یہی ہندو چاہتا تھا کہ مسلمان ووٹ آپس میں بٹ جائیں اور کانگریس کے امیدوار جیت جائیں۔ احمدی احباب مردوں اور عورتوں نے مسلم لیگ کے حق میں نہ صرف خود ووٹ دیئے بلکہ مسلم لیگ کے لئے ووٹ حاصل کرنے کے لئے بہت جدوجہد کی حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کے مخالف مسلم لیگ کی حمایت پر چہ میگوئیاں کرنے لگے اور بعض جگہ احمدیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

ایک بزرگ مسلم لیگی لیڈر کا چشمدید بیان

ممتاز مسلم لیگی رہنما سردار شوکت حیات اپنی تصنیف: The Nation that lost its soul کے صفحہ 147 پر لکھتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ ملتان، ڈیرہ غازی خان، ہوشیارپور، امرتسر، بٹالہ، گورداسپور، اٹک، پنڈی اور سرگودھا یہ تمام علاقے میری ان حدود میں شامل تھے۔ جہاں میں دن رات سفر کرتا اور انتخابی مہم کے جلسوں سے خطاب کرتا اور مسلم لیگی امیدواروں کی مدد کرتا تھا۔ اس دوران میرا معمول تھا کہ اپنے روزانہ پروگرام کی ایک کاپی قائداعظم کو ارسال کر دیتا تھا۔ ایک روز مجھے قائداعظم کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا جس میں کہا گیا تھا ''شوکت مجھے معلوم ہے کہ تم بٹالہ جا رہے ہو اور میرا خیال ہے کہ بٹالہ سے قادیان پانچ میل دور ہے۔ مہربانی کر کے تم وہاں جاؤ اور قادیان کے حضرت صاحب سے درخواست کرو کہ وہ پاکستان کے لئے دعا کریں اور پاکستان کے لئے عملاً مدد بھی کریں۔

بٹالہ میں جلسہ عام کے ختم ہونے کے بعد آدھی رات کے وقت میں قادیان پہنچا مجھے بتایا گیا کہ حضرت صاحب تو سو چکے ہیں۔ میں نے انہیں پیغام بھجوایا کہ میں آپ کے لئے قائداعظم کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ جونہی یہ پیغام بھجوایا گیا وہ فوری طور پر اٹھ کر آ گئے اور آتے ہی مجھ سے پوچھا کہ ''قائد نے میرے لئے کیا احکامات دیئے ہیں......؟'' میں نے انہیں قائد کا پیغام دیا کہ آپ ہمارے لئے دعا کریں اور تحریک پاکستان کی مدد کریں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ قائداعظم کو ہماری طرف سے بتا دیں کہ ہم پاکستان کے لئے دعائیں کر رہے ہیں اور پوری طرح تحریک پاکستان کی مدد کر رہے ہیں اور جہاں تک میرے پیروکاروں کا تعلق ہے کوئی احمدی کسی مسلم لیگی امیدوار کی مخالفت یا اس کا مقابلہ نہیں کرے گا اور کہیں ایسا ہو بھی گیا تو ہماری جماعت ایسے لوگوں کی حمایت نہیں کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ سیالکوٹ ضلع سے میاں ممتاز محمد دولتانہ جماعت احمدیہ کے مقامی امیر کے مقابلہ میں بڑی بھاری اکثریت سے جیت گئے۔ (باب 5 صفحہ 147)

مسلم لیگ کو عبوری حکومت میں شامل کرانے کی کامیاب کوشش

جماعت احمدیہ کی تائید و حمایت سے مسلم لیگ نے انتخاب تو جیت لیا لیکن ابھی عبوری حکومت کی تشکیل کا مرحلہ باقی تھا اس اہم مرحلے پر حضرت فضل عمر اس سلسلہ میں 22 ستمبر 1946ء دہلی تشریف لے گئے آپ کے ساتھ جماعت احمدیہ کے سرکردہ 8 افراد بھی تھے۔ حضور نے دہلی پہنچتے ہی 24 ستمبر کو قائداعظم سے ملاقات کی اور حالات حاضرہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ یہ ملاقات نہایت مخلصانہ اور دوستانہ ماحول میں اور پرتپاک طریق پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ جس کی خبر اور یونائیٹڈ پریس کی طرف سے اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ آپ نے قائداعظم کے علاوہ مسٹر گاندھی، مولانا ابوالکلام آزاد، نواب صاحب بھوپال، خواجہ ناظم الدین، سردار عبدالرب نشتر، سر فیروز خان نون، نواب سر احمد سعید خاں چھتاری اور پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی ملاقاتیں کیں۔ بعض سے دوبارہ بھی ملاقات کی ضرورت پیش آئی۔ اس کے علاوہ وفد کے ممبران بھی مختلف لیڈروں سے ملاقات کرتے رہے۔ عبوری حکومت کی تشکیل کے مراحل کے دوران حضور کا قائداعظم سے ملاقات اور خطوط سے رابطہ قائم رہا۔ عبوری حکومت کے سلسلہ میں حضور نے قائداعظم کو جو خطوط لکھے ان میں سے دو خطوط کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

''8 یارک روڈ نئی دہلی۔ ڈیئر مسٹر جناح

16 اکتوبر 1946ء

مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی کہ آخر کار گفت و شنید تصفیہ کے آخری مراحل میں ہے۔ اس دوران میں اس رائے پر پختگی سے قائم رہا ہوں کہ ہمیں ہرگز اپنے نصب العین کو بھولنا نہیں چاہئے اور نہ اس کے حصول کیلئے اپنی جدوجہد میں کمزوری دکھانی چاہئے لیکن ہمہ وقت سمجھوتے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے (کیونکہ دین حق ایسے موقعوں پر سمجھوتہ کرنے کی اجازت دیتا ہے) بشرطیکہ ایسا سمجھوتہ باعزت ہو اور ہمارے آگے بڑھنے کے لئے آئینی جدوجہد کا رستہ کھلا رہے۔ تاکہ ہم مستقبل میں اپنے مطمح نظر کے حاصل کرنے میں فائز المرام ہو سکیں۔ یہی وہ امر ہے جسے عرف عام میں ''زیر احتجاج'' قبول کرنا کہتے ہیں۔

چونکہ عبوری حکومت کو نیک و بد کرنے کے وسیع اختیارات دے دیئے گئے ہیں اس لئے قدرتی طور پر مجھے بے حد تشویش ہوئی کہ کوئی ایسا راستہ نکالا جائے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان حکومت میں شامل کئے جائیں تا ہم مجھے مسرت ہوئی کہ آپ نے موقعہ کی نزاکت کو بڑی عقلمندی اور فراست سے سنبھال لیا اور با اثر دوستوں کے تعاون سے یہ ممکن ہو سکا۔ اگر کوئی مزید رکاوٹ اچانک پیدا نہ ہوگئی اور تصفیہ بالخیر طے پا گیا (جس کی ہمیں امید ہے اور میں دعا گو بھی ہوں) تو مجھے آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانی ہے کہ مسلم لیگ کی تنظیم و توسیع کی اشد ضرورت ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل پانچ امور پر اساس قائم کی جائے۔

1۔ مرکز کی تنظیم و تربیت میں استحکام پیدا کیا جائے صوبوں اور اضلاع کی تنظیم میں مضبوطی اور زیادہ سے زیادہ نیابت دی جائے۔

2۔ مستقل فنڈ قائم کرنے کی سکیم بنائی جائے اور دیرپا کے لئے یقینی صورت پیدا کی جائے۔

3۔ مرکز اور صوبائی سطح پر مسلم پریس کو مضبوط کیا جائے۔

4۔ لیگ کی مرکزی تنظیم کا ایسا انتظام قائم کیا جائے کہ وہ مسلمانوں کو تجارت اور صنعت کے میدان میں ترقی کے مواقع بہم پہنچائے۔

5۔ غیر ممالک سے تعلقات وسیع اور استوار کئے جائیں۔

لاریب کام کرنے کا نہایت وسیع میدان موجود ہے تاہم اگر اب سیدھی سادی ابتدائی داغ بیل ڈال دی جائے تو مستقبل میں ترقی و خوشحالی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے گی........ اس تنظیم کی وسعت پذیری

باقی صفحہ 7 پر

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خاں کا دورہ شام

اور ان سے میری ایک یادگار ملاقات

محترم مرزا رشید احمد چغتائی صاحب

اپریل 1950ء میں آنریبل نواب زادہ لیاقت علی خاں' امریکہ کے صدر ٹرومین کی دعوت پر پاکستان سے واشنگٹن جاتے ہوئے راستہ میں مختصر وقت کے لئے Syria (ملک شام) میں رکے- پاکستان ایک برادر اسلامی ملک کے پہلے وزیراعظم خان لیاقت علی خاں کے استقبال کے لئے عمائدین حکومت' سفراء اور دیگر معززین آپ کی آمد کے لئے چشم براہ تھے- ان کے استقبال کا شامی اخبارات میں خاصا چرچا ہوا- جن میں سے دمشق کے ایک کثیر الاشاعت' نہایت ممتاز و بااثر قدیمی عربی روزنامہ 'الف باء' نے اپنی 13ر رجب 1369ھ مطابق 30ر اپریل 1950ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر چار کالمی جلی عنوانات دیتے ہوئے' اس خبر کو پوری تفصیل کے ساتھ شائع کیا-

اخبار ہذا کے مندرجات کی تلخیص و (اردو) ترجمہ قارئین کے لئے پیش کرتا ہوں- واضح رہے کہ راقم السطور بھی اس موقع پر استقبال اور ملاقات کرنے والوں میں موجود تھا-

کل بعد ظہر ہزایکسی لینسی لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان اور ان کی بیگم' امریکہ کے صدر ٹرومین کی دعوت پر تین ہفتہ کے سرکاری دورہ پر کراچی سے پین امریکن ائیرویز کے ایک طیارے کے ذریعے امریکہ جاتے ہوئے شام کے ہوائی اڈہ 'المزۃ' پہنچے- تو دمشق میں جناب قریشی برکت علی نے لیاقت علی خاں سے ان کے استقبال کے لئے آنے والی سرکردہ شخصیات کا تعارف کروایا- چنانچہ سب سے پہلے ملک شام کے وزیراعظم جناب خالد العظم نے اپنے پاکستانی ہم منصب سے مصافحہ کے بعد حکومت شام کی طرف سے آپ کو اھلا و سھلا و مرحبا کہتے ہوئے گرمجوشی سے آپ کا استقبال کیا- اصحاب السعادہ: الشیخ عبدالعزیز بن زید وزیر مملکت سعودی عرب' احمد حقی بک وزیر مصر' السید امین المميز القائم باعمال المفوضیہ العراقیہ قائمقام عراقی لیگیشن

اور سید مشفق کاظمی وزیر ایران' مسٹر برودمید وزیر برطانیہ' مسٹر کیلی وزیر ریاست ہائے متحدہ امریکہ' نیز آپ کا استقبال کرنے والوں میں عظیم و ممتاز شہرۂ آفاق دمشق شہر کے میئر (محافظ) جناب السید سعید الیوسف' جناب السید منیر الحصنی امیر جماعت احمدیہ دمشق (شام)' اور جناب مرزا رشید احمد صاحب چغتائی پاکستانی' پاکستان لیگیشن کے افسران و دیگر اہل کار- نیز صحافی اور نیوز ایجنسیوں کے نمائندگان بھی آپ کا استقبال کرنے والوں میں شامل تھے-

حاشیۃ الرئیس

اس دورہ میں آپ کے ہمراہ چھ رکنی سرکاری افسران کا وفد بھی تھا-

جن میں جناب (مسٹر) محمد علی کابینہ کے سیکرٹری گورنمنٹ کالج کے علامہ بخاری- مسٹر اکرام اللہ سیکرٹری خارجہ' سیکرٹری دفاع اور انفارمیشن و پبلیکیشن کے ڈائریکٹر' اور مسٹر عبدالحمید پرسنل سیکرٹری شامل ہیں-

دعوت ظہرانہ

حکومت شام کی طرف سے آپ کے اعزاز میں کھانے کی دعوت بھی کی گئی- جس کے معاً بعد ایک کمرہ میں دونوں وزراء کرام نے پندرہ منٹ سے زیادہ علیحدگی میں بات چیت کی-

اس عرصہ میں بیگم رعنا لیاقت علی خاں ہوائی اڈہ پر استقبال کرنے والی سرکردہ شخصیات اور سفراء کرام سے مصروف گفتگو رہیں-

باوثوق ذرائع کے مطابق شامی وزیراعظم خالد بک العظم نے اپنے ہم منصب معزز مہمان کو وضاحت سے عرب ممالک کی ان مشکلات سے آگاہ کیا جن سے وہ بوجہ غیر ملکی دباؤ سے دوچار ہیں-

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ امریکی صدر ٹرومین سے مذاکرات کے لئے کوئی معین و خاص ایجنڈا مقرر نہیں- تاہم ظاہر ہے کہ باہمی گفتگو میں لازماً بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر کا متنازعہ اور اہم مسئلہ ضروری طور پر زیر بحث آئے گا-

علاوہ ازیں بعید نہیں جو قضیہ فلسطین بھی ان مذاکرات کا موضوع بنے- جن کے بارے میں یہودی اپنی ہٹ دھرمی سے اقوام عالم کی قراردادوں کی صریحاً خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں-

اس ضمن میں جناب خالد العظم (شامی وزیراعظم) قضیہ فلسطین کی مختلف مراحل سے گزر کر اس سال (یعنی 1950ء) کے دور تک پہنچنے والی تازہ صورت حال کو بھی زیر بحث لائے ہوں اور معزز مہمان (جناب لیاقت علی خاں) سے اپنی توقع و امید کا اظہار کیا ہو کہ وہ اس کے حقائق و مضمرات کی روشنی میں ایسے انداز میں صدر ٹرومین سے بات چیت کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے کہ اسے تسلیم و باور کرنا پڑے کہ جس ناروا طریق کو یہود / اسرائیل اپنائے اور اختیار کئے ہوئے ہیں- اس کے باعث یہ لازم اور از حد ضروری ہے کہ انہیں ان سرکشیوں سے روکا جائے- تاکہ عربوں اور اسرائیلیوں کو پرامن بقائے باہمی کے لئے سکون میسر آئے-

وفد میں شامل پریس اتاشی کی طرف سے بتایا گیا کہ قضیہ فلسطین کی بابت پاکستان کی ہمدردیاں عربوں کے ساتھ ہیں- اور پاکستانی عوام پورے خلوص اور دل و جان سے اس کی حمایت کرتے ہیں- اور یہ کہ ہم اسرائیل کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے- اس ضمن میں آپ نے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان کے اقوام متحدہ میں حالیہ بیان کا حوالہ دیا- جس میں انہوں نے واضح طور پر اور واشگاف الفاظ میں کہا ہے کہ

پاکستان' اسرائیل کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گا
خواہ عرب ریاستیں بھی اسے تسلیم کر لیں

فوٹو گرافرز

مختلف اوقات میں فوٹو گرافروں نے معزز مہمان آنریبل لیاقت علی خاں اور آپ کی بیگم محترمہ اور آپ کے وفد کے ارکان نیز آپ کا استقبال کرنے والوں کی بہت ساری تصویریں اپنے کیمروں میں محفوظ کر لیں- جن میں سے کچھ ''روزنامہ الف باء'' میں شامل اشاعت ہونے کے علاوہ دیگر اخبارات میں بھی روداد استقبال کی مفصل خبروں کے ساتھ شائع ہوئیں-

شام کی عرب احمدی جماعت کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم اور تحائف

پاکستانی وزیراعظم نواب زادہ لیاقت علی خاں (اور ان کی بیگم رعنا لیاقت علی) کے دمشق میں آنے کی یاد میں جماعت احمدیہ دمشق نے دو نہایت قیمتی تحفے پیش کئے- ایک آپ کے لئے اور دوسرا آپ کی بیگم کے لئے-

اوپر ذکر آچکا ہے کہ محترم سید منیر الحصنی بھی اس موقع پر استقبال کرنے والوں میں شامل تھے جو تیس شامی عربی معزز احمدیوں پر مشتمل اپنے ہمراہ نمائندہ وفد کے سربراہ تھے-

خاکسار نے سید منیر الحصنی صاحب موصوف کا تعارف حکومت پاکستان کے سربراہ وزیراعظم نیز ان کی بیگم صاحبہ سے کروایا- محترم حصنی صاحب نے پاکستان سے اپنے دلی تعلق اور پیار و خلوص کا ذکر کیا- آپ کی گفتگو' لب و لہجہ اور پاکستان سے والہانہ تعلق محبت دونوں محترم مہمانوں کے لئے خاصی دلچسپی کا باعث رہا جو موجود دیگر شخصیات اور معزز افراد کے لئے بھی موجب استعجاب تھا-

محترم حصنی صاحب نے بتایا کہ ہم پاکستان سے پیار اور قلبی لگاؤ رکھتے ہیں- اس لئے کہ ہمارے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد پاکستان میں اپنے نئے مرکز (ربوہ) میں مقیم ہیں- جن کے ذریعہ ہمیں ایمان دوبارہ اس زمانہ میں نصیب ہوا- اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور محبت اور معرفت خداوندی ہمارے دلوں میں جاگزیں ہوئی- قرآن مجید سے حقیقی اور اس کی برکت سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور سعادت حاصل ہوئی-

تصاویر میں

1- اس موقع کی تصاویر دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں- چنانچہ ان میں سے ایک میں محترم و مکرم حصنی صاحب اور ان کی موثر گفتگو اور پرخلوص و پروقار شخصیت میں مکرم و محترم نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب کی توجہ' دلچسپی اور انہماک ظاہر و عیاں ہے-

2- اسی طرح دوسری تصاویر میں محترمہ بیگم رعنا لیاقت علی خاں اپنی خصوصی توجہ مبذول کئے محترم حصنی صاحب کی بات غور سے سنتی ہوئی نظر آرہی ہیں-

3- ایک تصویر میرے ہاتھوں میں پاکستان کے حق میں دمشق (شام) و بیروت (لبنان) میں راقم السطور کی' اخبارات میں مضامین اور انٹرویوز کے ذریعہ مساعی نیز افراد جماعت دمشق' پاکستان کی تائید و مفاد میں اخبارات وغیرہ میں لکھی گئی تحریروں پر مشتمل دستاویزات کو جناب محترم لیاقت علی خاں صاحب ملاحظہ فرما رہے ہیں-

نوٹ: - یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکرم حصنی صاحب نے 1927ء میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت و شرف حاصل کیا- اور 1946ء میں پہلی دفعہ قادیان جانے کا انہیں موقع ملا- وہ تقسیم ملکی (ہند و پاکستان) تک 16 ماہ وہاں مقیم رہے- جس میں روحانی مائدہ سے استفادہ کے ساتھ ساتھ اردو زبان بھی سیکھتے اور بولتے رہے- حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے اس نازک و مخدوش ایام میں ان کا مزید قیام پذیر رہنا مناسب نہ جانتے ہوئے انہیں اپنے ملک سیریا واپسی کا ارشاد فرمایا- چنانچہ وہ تعمیل ارشاد کی بجا آوری میں قادیان سے حاصل شدہ اور نہ مٹنے والی پیاری یادوں کے ہمراہ جملہ فیوض سمیٹتے ہوئے اپنے وطن دمشق پہنچ گئے-

---

صحابی رسول (جو بیعت رضوان میں بھی شامل تھے) حضرت عائذ بن عمروؓ اپنے گھر کا پانی بھی گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے تھے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ مسلمانوں کے راستہ میں پانی گرا کر تکلیف دینے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اپنے ہی حجرہ میں اپنے طشت کو انڈیل دوں۔

(الاصابہ جلد2 ص252۔ حالات حضرت عائذؓ مطبع محمد مصطفی 1939ء)

از ڈاکٹر محمد اسحاق بقاپوری

مبارک احمد بقاپوری صاحب

حضرت والد صاحب مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اپنی کتاب حیات بقاپوری حصہ اول کے صفحہ 170 پر تحریر فرماتے ہیں۔

1930ء میں جب کہ میری اہلیہ تپ محرقہ سے تین ماہ بیمار رہی اور ٹائیفائیڈ کا ایک دورہ ختم ہوکر دوسرا دورہ شروع ہو جاتا تھا۔ تو لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ نے (دختر حضرت چوہدری غلام احمد صاحب رفیق ہیڈ ماسٹر گرلز ہائی سکول قادیان) مشورہ دیا کہ اگر مریضہ کی زندگی مطلوب ہے تو حمل اسقاط کروا دیا جائے (کیونکہ وہ ان دنوں حمل سے تھیں) اور صبح بٹالہ سے لیڈی ڈاکٹر منگوالی جائے۔ میں نے سن کر کہا کہ مجھے استخارہ کر لینے دو۔ چنانچہ رات دعا کرنے سے تسلی دینے والا الہام ہوا۔ صبح اٹھ کر میں نے اپریشن کرانے سے انکار کر دیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میری بیوی بھی بچ رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ بھی ضائع نہ ہوگا۔ کیونکہ الہام الٰہی سے اس حمل کے متعلق ارشاد ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیوی بھی صحت یاب ہوگئی اور میرا بچہ (مبارک احمد) بھی صحیح سالم پیدا ہوگیا۔

اس بچہ کی پیدائش کا پس منظر یہ ہے کہ ہماری بہن مبارکہ بیگم 1927ء میں عین جوانی میں پندرہ سال کی عمر میں فوت ہوگئی۔ اس فوتیدگی کا حضرت والدہ صاحبہ کی صحت پر بہت برا اثر پڑا۔ اور انہوں نے بہت لمبی بیماری کاٹی۔ اس بیماری کا سلسلہ 1930ء تک چلا۔ حمل گیارہ ماہ سے اوپر رہا تھا۔ ڈاکٹری لحاظ سے یہ مدت حیران کن ہے۔ لیکن خدائی نشانات اسی طرح حیران کن ہوتے ہیں۔

یہ تھا میرا چھوٹا بھائی مبارک احمد بقاپوری ابن حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جس کی پیدائش 31 جنوری 1931ء کو قادیان میں ہوئی تھی۔ مجھ سے دس سال چھوٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں ٹی آئی سکول میں حاصل کی۔ اور پارٹیشن کے بعد ٹی آئی سکول لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ لاہور سے ڈائی تنگ کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ محکمہ آرڈی ننس میں نوکری کرتے رہے۔ کراچی میں مستقل رہائش رکھ لی۔ کراچی ہی میں ہومیوپیتھک کی ڈگری حاصل کی اور ہومیو ڈاکٹر بن کر پریکٹس کرتے رہے۔ اردو و پنجابی کے شاعر تھے اور مختلف رسالوں، کتابوں میں ان کی نظمیں چھپتی رہی ہیں۔ پنجابی انجمن کے ممبر بھی تھے۔ شاعری پر ان کی کتابیں بھی چھپ چکی ہیں۔

1998ء کے اوائل میں ان کا موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے ویگن سے حادثہ ہوگیا۔ کافی چوٹیں آئیں اور صاحب فراش ہوگئے۔ جگر اور پیٹ کے دیگر حصوں پر بھی ضربیں آئیں جس سے یرقان بھی ہوا۔ بیماری لمبی ہوگئی اور کمزور ہوگئے پراسٹیٹ کی تکلیف نے بھی آخری وقتوں میں شدت اختیار کرلی۔ اپنی وفات سے تقریباً دس روز قبل اپنے حلقہ کے صدر صاحب کو بلا کر اپنی حالت کے پیش نظر وہیل چیئر کا انتظام کرنے کو کہا مگر جلدی ہی 21 مارچ 1999ء کو ان پر دل کا دورہ پڑا۔ نقاہت نے شدت اختیار کی اور 27/28 مارچ 1999ء کی درمیانی شب 68 سال کی عمر میں رات کو سوتے میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ .... انہوں نے ایک بیوہ، ایک بیٹی اور تین جوان بیٹے چھوڑے ہیں۔ بیٹی شادی شدہ ہے اور صاحب اولاد ہے۔ بیٹوں کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے مبارک احمد بقاپوری کی پیدائش ایک الٰہی نشان کی حیثیت سے مزین ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33739 میں نسیم اختر زوجہ مکرم رفیق احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نشتر کالونی اسماعیل نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-2-1999 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی تیس ہزار روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ ہزار روپے۔ کل جائیداد مالیتی 35 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ .... سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیم اختر 488 عمار بلاک نشتر کالونی اسماعیل نگر لاہور گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد خان وصیت نمبر 30842 گواہ شد نمبر 2 رشیدہ خانم صاحبہ وصیت نمبر 30841۔

مسل نمبر 33740 میں عرشان احمد ولد ریاض احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عرشان احمد 640 سی بلاک فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 منور احمد ناصر گواہ شد نمبر 2 عبدالقدوس ناصر وصیت نمبر 30644۔

مسل نمبر 33741 میں محمد حارث ابوالحسن ولد مظفر احمد صاحب قوم نکانی بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد حارث ابوالحسن محلہ شمس آباد تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف وصیت نمبر 27073 گواہ شد نمبر 2 شریف احمد ولد علی محمد کالج روڈ تونسہ شریف۔

مسل نمبر 33742 میں نسیم اختر زوجہ صوفی محمد امین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر کالونی ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-9-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی چھ ہزار روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم ایک ہزار روپے۔ 3۔ ترکہ والدہ بصورت نقدی اٹھائیس ہزار روپے۔ کل جائیداد پینتیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ چھ صد روپے ماہوار بصورت سلائی مشین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیم اختر ساکن بشیر کالونی ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 گواہ شد نمبر 2 نسیم اختر زوجہ منور احمد باجوہ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 33744 میں خالدہ انعم بنت بشیر احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دانش پورہ سمندری ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھیاں تین عدد وزنی نو ماشہ مالیتی چار ہزار سات سو پچاس روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 19-10-2001 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ خالدہ انعم مکان نمبر 273/12 محلہ دانش پورہ سمندری ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد نسیم وصیت نمبر 32210 گواہ شد نمبر 2 ایاز احمد ابن بشارت نسیم وصیت نمبر 32060

مسل نمبر 33745 میں مبشر احمد بٹ ولد محمد عدالت قوم کشمیری بٹ پیشہ پنشنر عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیکو کالونی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر

منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- مکان برقبہ پانچ مرلہ ایک سرساہی نمبر 148 واقع طارق آباد خانیوال مالیتی ساڑھے چار لاکھ روپے۔2- سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی تین لاکھ روپے۔3- نقد رقم دو لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3500+2808 روپے ماہوار بصورت پنشن و منافع از بنک مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد مبشر احمد بٹ آف خانیوال حال کیپکو کالونی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طارق وصیت نمبر 25722 گواہ شد نمبر 2 بشارت اللہ مہر وصیت نمبر 23649۔

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی مرحوم سابق مینیجر احمدیہ فارمز سندھ حال دارالرحمت غربی گزشتہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت وسلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ صالحہ افضل صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد افضل صاحب امیر جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے دل کا بائی پاس اپریشن AFIC راولپنڈی میں 27 دسمبر 2001ء کو متوقع ہے۔ موصوفہ محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق مرحوم لاہور کی بیٹی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا اپریشن کامیاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نذیر احمد ملہی صاحب چک نمبر 184/7.R کچھی والا بہاولنگر لکھتے ہیں کہ ان کا نوجوان بیٹا کلیم احمد ایک عرصہ سے بوجہ کینسر بیمار ہے۔ مرض شدت اختیار کر گئی ہے۔ موصوف کی پانچ سال قبل شادی ہوئی تھی اور ایک بیٹا چار سال کی عمر کا ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم محمد انور ہاشمی صاحب سابق قائد ضلع ملتان کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے جوڑوں اور پٹھوں کے دردوں سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ خود بیٹھنے، لیٹنے، کھڑا ہونے اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری منیر احمد چیمہ صاحب ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب مورخہ 5 دسمبر 2001ء کو وفات پا گئے۔ کراچی میں جنازہ پڑھا گیا۔ بعد ازاں بوجہ موصی ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اگلے روز بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم سلسلہ کے کام بڑی مستعدی سے کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ ان کی بیٹی عزیزہ امتہ القدوس میرے بیٹے عزیزم نعیم احمد محمود مربی سلسلہ کی اہلیہ ہیں اور فجی میں مقیم ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم انجینئر عبدالمتین خان صاحب نائب ناظم تربیت مجلس انصاراللہ ضلع لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ:-

خاکسار کی والدہ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالمالک خان صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال لاہور و صدر حلقہ سول لائن لاہور مورخہ 6 دسمبر بروز جمعرات امریکہ میں 95 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ آپ کی میت امریکہ سے لاہور لائی گئی جہاں ٹاؤن شپ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 13 دسمبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار سات بیٹے اور ایک بیٹی کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحب کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ خاکسار کے علاوہ آپ کے بیٹوں میں مکرم ملک عبدالرب خان صاحب لاہور، مکرم پروفیسر عبدالوہاب خان صاحب لاہور، مکرم انجینئر عبدالماجد خان صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر عبدالمنان خان صاحب امریکہ، مکرم انجینئر عبدالشکور خان صاحب امریکہ، مکرم انجینئر عبدالوحید خان صاحب امریکہ شامل ہیں اور آپ کی بیٹی مکرمہ شمیم نصرت احمد صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب امریکہ ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد شکر اللہ صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب سابق زعیم انصاراللہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ تقریباً ڈیڑھ ماہ شدید بیمار رہنے کے بعد مورخہ 10 دسمبر 2001ء بعمر 77 سال وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم حنیف احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم محمد صدیق صاحب امیر حلقہ نے دعا کروائی۔ موصوف کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد نصر اللہ صاحب ماہر امراض چشم سابق رجسٹرار الائیڈ ہسپتال فیصل آباد آجکل انچارج احمدیہ ہسپتال غانا کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم فاروق احمد صاحب)

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب آف کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرا بیٹا عزیزم فاروق احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ قطعہ نمبر 8/17 دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ 2 کنال اس کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ میرے علاوہ اس کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(محترمہ سیدہ ناصرہ مسعود صاحبہ بابت ترکہ مکرم سید مسعود احمد صاحب)

محترمہ سیدہ ناصرہ مسعود صاحبہ بیوہ مکرم سید مسعود احمد صاحب ساکنہ مکان نمبر 6/19 دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 6/19 دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ سیدہ ناصرہ مسعود صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم سید محمود احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم سید منصور احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم سید خوشنود احمد صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ سیدہ رفعت زاہد صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ سیدہ نگہت شاہد صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ سیدہ نزہت بخاری صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ سیدہ طلعت منور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

سے نمایاں ہے اور حسب حدیث کہ جو اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اپنے اموال اور نفوس میں حصول برکت کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ بیوت الحمد سکیم میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام نے مثالی نمونہ پیش فرمایا۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یکصد کوارٹرز جن میں سے آٹھ زیر تعمیر ہیں پر مشتمل تمام سہولیات سے آراستہ کالونی تعمیر ہو چکی ہے جس میں 80 مکانات 5 مرلہ ہیں اور بیس مکانات 7 مرلہ ہیں اور ان میں نوے کے قریب خاندان آباد ہیں اسی طرح 500 مستحقین کو ان کے اپنے گھروں میں ضرورت کے مطابق جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورتمندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث ابھی بہت سے مستحقین جزوی امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خدمت خلق کی اس مبارک تحریک میں حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں اور اس تحریک کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں اور خدا تعالیٰ سے اجر کے مستحق ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سعی مشکور بجا لانے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

بقیہ صفحہ 4

ایک اور رنگ میں بھی خوش آئند ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ موجودہ دور میں ایک کافی تعداد قابل اور صاحب دانش و فہم مسلمانوں کی ایسی ہے جو اسلام اور مسلمانان ہند کی خدمت کے لئے بطیب خاطر اور وقت شوق سے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اس توسیع شدہ تنظیم کو چاہئے کہ ایسے آمادہ بہ کار لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے کے لئے دروازے وا کردے ورنہ رفتہ رفتہ یہ لوگ برگشتہ ہو جائیں گے بلکہ ان میں سے بعض غیر مطمئن ہو کر شر پسندی اور فساد کا موجب بن سکتے ہیں۔

میں شاید اس سے قبل آپ کو مطلع نہیں کرسکا کہ اسی روز جس دن میں نے آپ سے ملاقات کی تھی میں نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو ایک خط بھجوا دیا تھا جس میں انہیں لکھا تھا کہ مسلم لیگ کے تمام مطالبات کے ساتھ مجھے اور میری جماعت کو پورا پورا تعاون اور حمایت حاصل ہے۔

آپ کا مخلص
مرزا بشیر الدین محمود احمد

خبریں

ربوہ: 21 دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 22 دسمبر- غروب آفتاب: 5-11
☆ اتوار 23 دسمبر- طلوع فجر: 5-36
☆ اتوار 23 دسمبر- طلوع آفتاب: 7-03

صدر مشرف اہم دورے پر چین پہنچ گئے

صدر مشرف نے چینی صدر جیانگ ژیمن سے ملاقات میں اس امر کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستان اور چین بنیادی اتحادی ممالک ہیں- صدر مشرف نے اپنے چینی ہم منصب کو بتایا کہ چین کے ساتھ قریبی تعلقات اور رابطے پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اجزاء ہیں- انہوں نے کہا کہ چین ہمارا قابل اعتماد دوست ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہوئے ہیں اور مستقبل میں ہمارے تعلقات ماضی کی طرح مزید بہتر ہوں گے- صدر جیانگ نے پاکستان کو اپنا قریبی دوست قرار دیتے ہوئے کہا کہ صدر مشرف کے دورہ چین سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مستحکم ہوں گے- صدر پاکستان چینی سرمایہ کاری کے حصول کے لئے چینی سرمایہ کاروں سے ملاقاتوں کے لئے ژیان اور گانگ زو کا دورہ کریں گے جبکہ شمال مغربی چین کے علاقے میں جارجز ڈیم پراجیکٹ بھی ان کے ایجنڈے میں شامل ہے- مبصرین کا کہنا ہے کہ افغانستان کی موجودہ صورتحال اور پاک بھارت کشیدگی کے دور میں صدر مشرف کا دورہ چین خصوصی اہمیت کا حامل ہے اور مشرف کی بیجنگ روانگی دراصل چین کو اس امر کی یقین دہانی ہے کہ امریکہ کا اتحادی بننے کے باوجود پاک چین تعلقات متاثر نہیں ہوں گے کیونکہ چین وسط ایشیا میں امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی وجہ سے تشویش میں مبتلا ہے-

بھارت نے سینکڑوں ٹینک سرحد پر پہنچا دیئے

بھارت نے موسم سرما کی مشقوں کے بہانے پنجاب اور سندھ کی سرحد پر بڑی تعداد میں فوج، ٹینک، توپخانہ اور دوسرا اسلحہ پہنچا دیا ہے جبکہ فضائیہ کو بھی بروقت تیار رہنے کی ہدایت کی گئی ہے- راجستھان کے شہر جودھ پور میں آزمائشی بلیک آؤٹ شروع کر دیا گیا ہے- اے ایف پی کے مطابق 5 سو سے زائد ٹینک، فوجی گاڑیاں اور ٹرک سرحد کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں- پنجاب کی سرحد پر بھی ٹینک اور توپخانہ بھیج دیا گیا ہے جبکہ بڑی تعداد میں فوج بھی تعینات کی گئی ہے- بھارتی حکام کے مطابق 13 دسمبر کو پارلیمنٹ پر حملے کے بعد سے سرحد پر بھارتی فوج مکمل تیاری کی حالت میں ہے-

بھارت نے پاکستان کو ثبوت دینے سے انکار کر دیا

امریکہ کے کہنے کے باوجود بھارت نے اعلان کیا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کمپلیکس پر ہونے والے حملہ کے ثبوت پاکستان کے حوالے نہیں کرے گا- دوسری جانب بھارت نے کہا ہے کہ بقول اس کے دہشت گردی کے مسئلہ پر پاکستان کی جانب سے مثبت جواب نہ ملنے پر وزیراعظم واجپائی اگلے ماہ نیپال میں سارک کانفرنس کی سائیڈ لائنز پر صدر مشرف سے مذاکرات نہیں کریں گے- واضح رہے کہ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ پر حملے میں لشکر طیبہ اور جیش محمد کے ملوث ہونے کے بارے میں بھارت کے پاس کوئی ثبوت ہیں تو وہ پاکستان کے حوالے کرے جس سے دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے لئے بہتر بنیاد فراہم ہوگی-

مل مالکان نے آٹے کی بوری میں 80 روپے کا اضافہ کر دیا

فلور ملز مالکان نے آٹے کا ریٹ رمضان المبارک سے قبل کی سطح پر واپس پہنچا دیا ہے- جس کے تحت 20 کلوگرام کا تھیلا 200 روپے اور بوری کی قیمت میں 80 روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے- اس طرح 80 کلو بوری کا ریٹ 730 روپے ہو گیا ہے-

20 ہزار امریکی فوج قطر اور کویت پہنچ گئی

امریکہ نے افغانستان کے بعد عراق کو نشانہ بنانے کے لئے مشرق وسطیٰ میں فوجوں کا اجتماع شروع کر دیا ہے- اور گزشتہ دو ہفتے کے دوران 20 ہزار سے زیادہ فوجی قطر اور کویت منتقل کر دیئے گئے ہیں جبکہ تھرڈ آرمی کا ہیڈ کوارٹر پہلے ہی افغانستان سے قطر منتقل کیا جا چکا ہے- افغانستان میں اب اس کا محض طالبان اور القاعدہ کے ارکان کی تلاش حد تک رہ گیا ہے-

ملکی باگ ڈور جاہلوں کے ہاتھ نہیں دے سکتے

وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت پاکستان کو ایک معتدل، ترقی پسند اسلامی ریاست بنانے کی جدوجہد کر رہی ہے- پاکستان میں کوئی بھی اسلام کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی چند کتابیں پڑھ لینے والے جاہلوں کے ہاتھوں میں ملک کی باگ ڈور دی جا سکتی ہے- وقت آ گیا ہے کہ ہم پاکستان کے بنیادی مسائل کا تدارک کریں اور اقتصادی طور پر ملک کو مستحکم بنائیں- وہ جنگ گروپ آف نیوز پیپرز کے زیر اہتمام دو روزہ سیمینار بعنوان "دہشت گردی عالم اسلام کو درپیش ایک نیا چیلنج" کے افتتاحی اجلاس میں خطاب کر رہے تھے-

بھارت پاکستان کو دہشت گردی کے ثبوت دے

امریکہ وزیر خارجہ کولن پاول نے امید ظاہر کی ہے کہ بھارت اپنی پارلیمنٹ پر حملے سے متعلق حاصل کی گئی معلومات کے بارے میں پاکستان کو آگاہ کرے گا- انہوں نے کہا کہ پاکستان نے حملے کی مذمت کی ہے اور وہ اس سلسلے میں امریکہ اور بھارت سے تعاون کے لئے بھی تیار ہے تا کہ حقائق سامنے آ سکیں- انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اس سلسلے میں تشویش ہے اور اس نے دونوں ملکوں سے قریبی رابطہ رکھا ہوا ہے- نامہ نگاروں کے مطابق کولن پاول کے بیان سے اس واقعہ کی مشترکہ تحقیقات کی پاکستانی پیشکش کی تائید ہوتی ہے-

آزاد کشمیر پر بھارتی فوج کی گولہ باری

بھارتی فوج نے کنٹرول لائن کے کئی سیکٹروں میں بلااشتعال فائرنگ اور گولہ باری کی جو کئی گھنٹے تک جاری رہی- بھارتی فوج نے سماہنی، کھوئی رٹہ، نکیال، کوٹلی، بھمبر، ٹیٹوال اور وادی لیپہ میں آزاد کشمیر کی شہری آبادیوں کو نشانہ بنایا جس سے کئی افراد زخمی اور متعدد مکانات تباہ ہو گئے-

کرم ایجنسی میں پھر جھڑپ

پاکستانی فوج نے کرم ایجنسی میں پاراچنار کے قریب القاعدہ کے مفرور قیدیوں کے خلاف آپریشن جاری رکھا اور ان کے گرد گھیرا تنگ کر دیا- پاکستان سیکیورٹی اہلکاروں اور القاعدہ کے ارکان کے درمیان فائرنگ کے تبادلے میں دو عرب باشندے ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا جبکہ القاعدہ کی فائرنگ سے پاکستان نیوی کا نائب صوبیدار جاں بحق ہو گیا- اور 3 اہلکار زخمی ہو گئے-

کھوئی رٹہ سیکٹر پر بھارتی حملہ پسپا

پارلیمنٹ میں بھارتی فوجیوں کی ہلاکت اور پاکستان پر حملے کی مسلسل دھمکیوں کے بعد بھارتی افواج نے کھوئی رٹہ سیکٹر پر حملہ کر دیا- پاک آرمی نے یہ حملہ پسپا کر دیا اور دشمن کے کئی فوجیوں کو ڈھیر کر دیا-

بھارت کشیدگی نہ بڑھائے

امریکہ، جرمنی اور چین نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ وہ جنوبی ایشیا میں امن کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کرے اور کسی ایسی کارروائی سے باز رہے جو کشیدگی میں اضافہ کا سبب بنے

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

اکسیر موٹاپا
موٹاپا کو دور کرنے کے لئے
جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ
ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے-
قیمت فی ڈبی -/50 روپے کورس تین ماہ (3 ڈبیاں)
بذریعہ ڈاک منگوائی جا سکتی ہے- ڈاک خرچ -/50 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎04524-212434-Fax:213966

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/8 روپے فی کلو خرید فرمائیں-
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
ربوہ میں بڑا مرکز ہومیو پیتھی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61